﴿تیسیر مصطلح الحدیث﴾

﴿علم اصول حدیث﴾

علم اصول حدیث ان اصولوں کے جاننے کا نام ہے جس کے ذریعے سند اور متن کے احوال معلوم ہوں قبول ورد کی حیثیت سے۔

﴿موضوع﴾

سند اور متن کے احوال قبول ورد کی حیثیت سے۔

﴿غرض وغایت﴾

احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ میں امتیاز کرنا۔

﴿حدیث﴾

لغوی معنیٰ: نئی چیز

اصطلاحی معنیٰ: جس کی نسبت اور اضافت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو خواہ قولاً ہو یا فعلاً ہو یا صفتاً ہو۔

﴿خبر متواتر﴾

لغوی معنیٰ: تتابع یعنی لگاتار اور مسلسل آنا

اصطلاحی معنیٰ: جس خبر کو اتنی کثرت تعداد سے راوی روایت کریں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتاً محال ہو۔

﴿حکم متواتر﴾

یہ علم ضروری یعنی علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے۔ علم یقینی وہ علم ہے جس کی پختہ وجازم تصدیق کرنے پر انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی خود معاملہ کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ کیسے اس معاملہ میں متردد ہوگا۔

﴿متواتر کی اقسام﴾

متواتر کی دو قسمیں ہیں:

لفظی: جس کے لفظ اور معنی دونوں سے تواتر ثابت ہو۔

مثال: ﴿من کذب علی معتمدا فلیتبوا مقعدہ من النار﴾ اسے ۷۳ صحابہ کرام نے روایت کیا۔

معنوی: جس کا معنی تواتر سے ثابت ہو مگر الفاظ متواتر نہ ہوں۔

مثال: ﴿انہ رفع یدیہ فی الدعا﴾

﴿خبر احاد﴾

لغوی معنیٰ: وہ حدیث جسے صرف ایک آدمی روایت کرے۔

اصطلاحی معنیٰ: جس میں خبر متواتر کی شرطیں جمع نہ ہوں۔ جس نے متواتر کی شرطوں کو جمع نہ کیا ہو۔

﴿حکم﴾

یہ علم نظری کا فائدہ دیتی ہے یعنی وہ علم جو فکر و نظر اور استدلال پر موقوف ہو۔

﴿اقسام﴾

ا۔ خبر مشہور:

لغوی معنیٰ: یہ حدیث عام اور ظاہر ہوتی ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: جس حدیث کو ہر طبقے میں تین یا تین سے زیادہ افراد روایت کریں۔ مگر تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔

خبر مشہور کا حکم:

مشہور احادیث خواہ اصطلاحی ہو یا غیر اصطلاحی ان پر مطلقاً صحیح یا ضعیف کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ ان میں ہر قسم کی روایات ہوتی ہے۔ صحیح بھی حسن بھی بلکہ موضوع بھی۔ لیکن اگر مشہور اصطلاحی صحیح ثابت ہو جائے تو یہ اس خبر کیلئے ایک عمدہ خوبی اور نمایاں فضیلت ہے کہ وہ اسے عزیز اور غریب حدیث پر راجح قرار دیتی ہے۔

۲۔ خبر عزیز:

لغوی معنیٰ: عز یعز سے مشتق ہو تو معنی ہو گا قلیل اور نادر عز یعز عین کے فتح سے پڑھا جائے تو معنی ہو گا مضبوط اور طاقتور

اصطلاحی معنیٰ: جس کے راویوں کی تعداد سند کے تمام طبقات میں دو سے کم نہ ہو۔

۳۔ خبر غریب:

لغوی معنیٰ: یہ صفت مشبہ ہے اور معنی ہے اکیلا، منفرد یا جو اپنے اقارب سے دور ہو یعنی مسافر۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جسے ایک منفرد راوی بیان کرے۔

﴿اقسام﴾

(باعتبار مقام تفرد غریب کی دو اقسام ہیں)

۱۔ غریب مطلق:

اس کی تعریف یہ ہے کہ غرابت اس کی اصل سند میں واقع ہو یعنی سند کے شروع میں ہی راوی اکیلا شخص ہو۔ (اس کو فرد نسبی مطلق بھی کہتے ہیں)

مثال: حدیث رسول: ﴿انما الاعمال بالنیات﴾ اِسے اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا۔

۲۔ غریب نسبی:

وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان کوئی راوی اکیلا رہ گیا ہو۔ (اس کو فرد نسبی بھی کہتے ہیں)

مثال: حدیث رسول: ﴿ان النبی ﷺ دخل مكة وعلى راسه المغفر﴾ اس کی سند میں امام مالک اکیلے زھری سے روایت کرتے ہیں۔

﴿خبر مقبول﴾

(خبر مقبول اپنے مرتبہ قبولیت کے اعتبار سے دو بڑی اور بنیادی قسموں میں تقسیم ہوتی ہے)

(۱) صحیح (۲) حسن

۱۔ صحیح:

یہ سقیم کی ضد ہے اصطلاح میں جس کی سند متصل ہو اسے روایت کرنے والے راوی اول تا اخر عادل و ضابط ہوں وہ شاذ یا معلل نہ ہوں۔

﴿شرائط صحیح﴾

حدیث صحیح کی پانچ شرائط ہیں:

(۱) سند متصل ہو (۲) راوی عادل ہوں (۳) ضابط ہوں (۴) حدیث میں علت نہ ہو (۵) شاذ نہ ہو

﴿حدیث صحیح کا حکم﴾

اس پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کے وجوب عمل پر محدثین اور معتمد اصولی اور فقہا کا اجماع ہے اور یہ شرعی دلائل میں سے ایک حجت ہے اور امت مسلمہ کے لئے اس پر عمل نہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ حسن:

حدیث حسن وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو اور اسے نقل کرنے والے راوی اول تا اخر عادل ہوں لیکن ضبط اور یاداشت خفیف اور کم ہو وہ حدیث معلل اور شاذ نہ ہو۔

﴿حدیث حسن کا حکم﴾

حجت ہونے میں یہ حدیث صحیح کی طرح ہے اگر چہ قوت کے اعتبار سے اس سے کم درجہ کی ہے اسی لئے فقہانے اس سے استدلال کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے بڑے بڑے محدثین اور اصولی بھی اس سے حجت پکڑنے کے قائل ہیں سوائے چند متشددین علماء کے لیکن بعض تساہل برتنے والوں نے اسے صحیح کی اقسام میں درج کیا ہے۔

﴿حدیث صحیح اور حسن کی اقسام﴾

(۱) صحیح لغیرہ (۲) حسن لغیرہ

۱۔ **صحیح لغیرہ:** وہ حدیث کہ جب اس جیسی یا اس سے بھی زیادہ قوی حدیث دوسری سند سے روایت کی جائے۔ اِس کا نام صحیح لغیرہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں صحت خود پہلی سند کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ وہ اس کے علاوہ دوسری سند کے ملنے سے آتی ہے۔

۲۔ **حسن لغیرہ:** وہ ضعیف حدیث جس کی سندیں متعدد ہوں اور اس کے ضعف کا سبب راوی کا فاسق یا کاذب ہونا نہ ہو۔

﴿حسن لغیرہ کا حکم﴾

یہ حدیث مقبول کے اقسام میں سے قابل حجت ہے۔

﴿معمول بہ کے اعتبار سے خبر مقبول کی تقسیم﴾

محکم کی تعریف:

وہ حدیث مقبول جو اپنی جیسی متعارض حدیث سے سلامت اور خالی ہو۔

مختلف الحدیث کی تعریف:

لغوی معنیٰ: وہ حدیث مقبول جو متضاد معنیٰ رکھتی ہو۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث مقبول جس کے مخالف اس جیسی کوئی حدیث موجود ہو لیکن دونوں میں تطبیق ممکن ہو۔

نسخ کی تعریف:

لغوی معنیٰ: ﴿الازالۃ﴾ جیسے کہا جاتا ہے سورج نے سائے کو زائل کر دیا۔

اصطلاحی معنیٰ: شارع کا اپنے پہلے حکم کو بعد والے حکم ذریعے زائل کرنا نسخ کہلاتا ہے۔

﴿خبر مردود﴾

خبر مردود وہ خبر ہے جس کی خبر دینے والے کا صدق راجح نہ ہو کیونکہ اس میں صحت کی شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرطیں مفقود ہوتی ہیں۔

﴿ضعیف کی تعریف﴾

لغوی معنیٰ: ضعیف قوی کی ضد ہے ضعف دو قسم کا ہوتا ہے (حسی اور معنوی) یہاں ضعف معنوی مراد ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ روایت جو حدیث حسن کی خوبی اور صفت کو جمع نہ کر پائے۔ یعنی جس میں حدیث حسن کی کوئی ایک بھی شرط موجود نہ ہو۔

❖ کسی حدیث کے غیر مقبول ہونے کے بہت سے اسباب ہیں لیکن وہ بالجملہ دو بڑے بنیادی اسباب پر موقوف ہیں۔

(۱) اسناد میں سقوط راوی (۲) کسی راوی میں طعن

﴿حدیث ضعیف کا حکم﴾

ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں علماء محدثین کا اختلاف ہے جمہور کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا تین شرطوں کے ساتھ مستحب ہے۔ جنہیں علامہ ابن حجر نے واضح کیا۔

(۱) ضعف شدید نہ ہو۔ (۲) وہ حدیث معمول بہ اصول و قواعد کے تحت درج ہو۔

(۳) حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثبوت اور صحت کا اعتقاد نہ ہو بلکہ عمل احتیاط کی نیت سے کیا جائے۔

﴿سند میں راوی کے ساقط ہونے کے اسباب﴾

معلق کی تعریف:

لغوی معنی: لٹکانا یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے رشتہ جوڑنا

اصطلاحی معنی: جس سند کی ابتداسے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں اس حدیث کو حدیث معلق کہتے ہیں۔

﴿معلق کا حکم﴾

معلق حدیث مردود اور غیر مقبول ہے کیونکہ اس میں مقبول کی لازمی شرطوں میں سے ایک شرط اتصال سند مفقود ہے۔

﴿حدیث مرسل﴾

لغوی معنی: چھوڑ دینا

اصطلاح معنی: وہ حدیث جس کے آخر سند میں تابعی کے بعد راوی منقطع ہو یعنی راوی حذف ہو وہ حدیث مرسل کہلاتی ہے۔

﴿مرسل کا حکم﴾

مرسل اصل میں ضعیف ہے اور مردود روایات میں سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں اتصال سند کی ایک شرط مفقود ہے اور محذوف راوی کی حالت بھی متعین نہیں ہوتی احتمال ہوتا ہے کہ یہ محذوف راوی غیر صحابی ہو تو پھر ضعیف ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

﴿حدیث معضل﴾

لغوی معنی: تھکا دینا،عاجز کر دینا

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند سے دو یا دو سے زیادہ راوی مسلسل ایک ہی جگہ سے ایک ساتھ حذف اور ساقط ہوں۔

﴿معضل کا حکم﴾

حدیث معضل ضعیف ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے بھی کمزور اور بری حالت میں ہے کیونکہ اس کی سند میں محذوف راوی زیادہ ہوتے ہیں۔

﴿حدیث منقطع﴾

لغوی معنی: ٹوٹ جانا اور جدا ہونا

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو خواہ سند میں انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

﴿منقطع کا حکم﴾

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث منقطع ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ساقط راوی مجہول الحال ہے۔

﴿حدیث مدلس﴾

لغوی معنی: سامان کے عیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھنا

اصطلاحی معنی: سند میں موجود عیب کو پوشیدہ اور مخفی رکھنے اور اسکے ظاہر کو اچھا یا حسین بنا کر پیش کرنے کو تدلیس کہتے ہیں۔

﴿اقسام تدلیس﴾

ا۔ تدلیس الاسناد:

راوی حدیث ایسے شیخ سے روایت کرے، جس سے اس نے یہ حدیث سماع کی ہو لیکن اس روایت میں اسے سماع حاصل نہ ہو اور اسکی طرف روایت کی نسبت کرتے ہوئے سماع کی تصریح نہ کرے۔

(۲) تدلیس الشیوخ:

کوئی راوی اپنے شیخ سے وہ حدیث روایت کرے جسے اس نے سماع کیا اور روایت کے وقت اپنے شیخ کا ایسا غیر معروف نام یا کنیت یا نسب یا وصف بیان کرے جس کے ساتھ وہ معروف نہیں تاکہ پہچانا نہ جاسکے۔

﴿تدلیس کا حکم﴾

تدلیس الاسناد بہت ہی زیادہ مکروہ اور قبیح ہے اگر محدثین نے اس کی مذمت بیان کی قبیل (التدلیس اخو الکذب) تدلیس کذب کے باب سے ہے یعنی جھوٹ کے مترادف ہے۔

﴿تدلیس کی روایت کا حکم﴾

(۱) مدلس کی روایت مطلقاً غیر مقبول ہے اگر چہ وہ سماع کی صراحت کرے۔ کیونکہ ند تدلیس بذات خود ایک قسم کی جرح ہے یعنی وہ راوی کو ضعیف کر دیتی ہے لیکن یہ قول معتبر نہیں۔

(۲) مدلس کی روایات میں تفصیل کی ضرورت ہے اور یہ قول صحیح ہے اگر سماع کی صراحت کرے تو روایت قبول ہوگی یعنی اگر وہ سمعت یا اس جیسا کوئی لفظ کہے اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

﴿مرسل خفی﴾

لغوی معنیٰ: آزاد کرنا/چھوڑ دینا

اصطلاحی معنیٰ: راوی اپنے شیخ سے حدیث بیان کرے۔ جس سے اس کی ملاقات ثابت ہو یا اس کا ہم عصر ہو۔ لیکن جو حدیث بیان کر رہا ہے وہ اس سے سماع تو نہ کیا ہو مگر لفظ ایسا استعمال کرے جس میں سماع اور غیر سماع دونوں کا احتمال ہو۔

﴿مرسل خفی کا حکم﴾

مرسل خفی کا حکم یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف شمار ہوتی ہے کیونکہ اس کا تعلق اقسام منقطع سے ہے۔ جب اس کا انقطاع ظاہر ہو جائے تو اس کا حکم منقطع کے حکم جیسا ہوگا۔

﴿حدیث معنعن﴾

لغوی معنیٰ: یہ عن عن فعل سے مفعول کا صیغہ ہے بمعنی بات کرتے وقت لفظ عن عن کا استعمال کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ: جب راوی روایت بیان کرے تو اس وقت فلان من فلان کا انداز اختیار کرے۔

﴿حدیث مؤنن﴾

لغوی معنیٰ: انن فعل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس معنی میں کہ کوئی گفتگو میں لفظ ان ان کثرت سے استعمال کرے۔

اصطلاحی معنیٰ: راوی کا یہ کہنا حدثنا فلان فلانا قال

﴿حدیث مؤنن کا حکم﴾

امام احمد اور علماء کے ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ یہ منقطع ہے حتیٰ کہ اس کا اتصال واضح ہو جائے جبکہ جمہور علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم عن کی طرح ہے اور اس کا مطلق آجانا مذکورہ شروط کے ہوتے ہوئے سماع پر موقوف ہے۔

﴿راوی پر طعن کے سبب غیر مقبول روایات﴾

راوی پر طعن سے مراد:

طعن سے مراد یہ ہے کہ راوی پر زبان سے کسی نے جرح کی ہو۔ اور اس کی عدالت، دین، ضبط و حفظ، اتقان اور بیداری مغزی کے پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہو۔

﴿راوی پر طعن کے اسباب﴾

راوی پر طعن دس چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے ان میں پانچ کا تعلق عدالت راوی سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط راوی سے!!

1. درج ذیل وہ پانچ اسباب جن کا تعلق عدالت سے ہے۔

(۱) جھوٹ (۲) جھوٹ کی تہمت (۳) بدعت (۴) جہالت (۵) فحش

2. جن پانچ اسباب کا تعلق ضبط راوی سے ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) غلطی کثرت سے کرتا ہو (۲) اس کا حافظہ کمزور ہو (۳) روایت کرنے میں غفلت سے کام لیتا ہو (۴) بہت زیادہ وہم کرتا ہو

(۵) ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہو

﴿حدیث موضوع﴾

جب راوی میں طعن کا سبب رسول اللہ ﷺ کی طرف من گھڑت باتیں منسوب کرنا ہو تو وہ حدیث موضوع کہلاتی ہے۔

لغوی معنیٰ: بمعنی گرا دینا اور مٹا دینا

اصطلاحی معنیٰ: وہ خود ساختہ اور جھوٹی باتیں جن کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف ہو۔ وہ حدیث موضوع ہے۔

﴿حدیث متروک﴾

جب کسی راوی میں عیب کا سبب جھوٹ بولنے کی تہمت ہو تو وہ حدیث متروک کہلاتی ہے۔

لغوی معنیٰ: بمعنی چھوڑ دینا

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جو مھتم بالکذب ہو۔ وہ حدیث متروک کہلاتی ہے۔

﴿حدیث منکر﴾

جب کسی راوی میں طعن و جرح کا سبب فحش غلطیاں یا کثرۃ الغفلہ اور فسق ہو۔ تو ایسے راوی کی حدیث منکر کہلاتی ہے۔

لغوی معنیٰ: یہ "انکار" مصدر سے ماخوذ ہے۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کہ اقرار کی ضد ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کی سند کے کسی راوی میں غلطیاں فاش اور علی الاعلان ہو یا انتہائی غفلت یا خلاف تقوی امور ظاہر ہو۔

﴿حدیث معلل﴾

جب کسی راوی میں طعن و جرح کا سبب وہمی ہونا ہو تو وہ حدیث معلل کہلاتی ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس میں ایسی علت معلوم ہو جائے جو اس کی صحت میں ضعف کا سبب ہے جبکہ بظاہر وہ صحیح سلامت معلوم ہوتی ہو۔ تو وہ حدیث معلل کہلاتی ہے۔

﴿مخالفت ثقات﴾

جب کسی راوی میں طعن جرح کا سبب یہ ہو کہ وہ ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے تو روایت ضعیف ہو جاتی ہے۔

(اس کی ثقات سے مخالفت سے علوم حدیث کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں نکلتی ہیں)

(۱) المدرج (۲) المقلوب (۳) المزید في متصل الاسانید

(۴) المضطرب (۵) المصحف

﴿المدرج﴾

لغوی معنیٰ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا۔ جیسے أَدْرَجْتُ الشَّي فِي الشَّي (یعنی میں نے ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کر دیا اور اسے دوسری چیز سے ملا دیا)

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کی سند کا سیاق بدلا گیا ہو یا اس کی وضاحت کئے بغیر ایسی چیز داخل کر دی گئی ہو جو اس کا حصہ نہیں۔

﴿مدرج کی اقسام﴾

مدرج کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مدرج الاسناد:

راوی سند بیان کرتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی رکاوٹ پیش ہوتی ہے تو وہ اپنی طرف سے کوئی کلام کرتا ہے تو سامعین میں سے بعض لوگ اُسے روایت کا حصہ سمجھ کر اُسی طرح آگے یہ کلام روایت کر دیتے ہیں۔

(۲) مدرج المتن:

جس کے متن میں امتیاز کیے بغیر ایسی چیز بیان کی گئی ہو جو اس کا حصہ نہیں

﴿مدرج المتن کی اقسام﴾

مدرج المتن کی تین قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ادراج یا اضافت حدیث کے شروع میں ہو اور یہ اضافہ بہت کم ہوتا ہے لیکن بہ نسبت درمیان کے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) ادراج یا اضافت حدیث کے درمیان میں ہو۔ جو پہلی قسم سے کم ہے۔

(۳) حدیث کے آخر میں اضافہ جو اکثر ہوتا ہے۔

﴿ادراج کا حکم﴾

تمام محدثین اور فقہاء وغیرہ علماء کے اجماع کے مطابق ادراج (یعنی حدیث میں اضافہ) حرام ہے لیکن کسی غریب اور مشکل الفاظ کے معنی یا تشریح کے لئے ہو تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ ایسا جائز ہے اسی لئے امام زہری اور دیگر ائمہ کرام نے ایسا کیا ہے۔

﴿المقلوب﴾

لغوی معنیٰ: کسی چیز کو اس کی اصل حالت سے پلٹ دینا اور بدل دینا

اصطلاحی معنیٰ: سند حدیث یا اس کے متن کو مقدم و مؤخر کر دینا یا ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدل دینا۔

﴿قلب کا حکم﴾

(۱) اگر قلب حدیث کا مقصد تعجب اور کشش پیدا کرنا ہو تو یقیناً یہ درست اور جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح حدیث کو تبدیل کرنا ہوتا ہے اور یہ طریقہ تو احادیث کو گھڑنے والے وضاعین کا کام ہے۔

(۲) اور اگر قلب کا مقصد امتحان لینا ہو تو پھر یہ جائز ہے تاکہ محدث کی اہلیت اور اس کی ثابت قدمی اور ترقی معلوم ہو لیکن اس میں ایک شرط یہ ہے کہ مجلس ختم اس پہلے صحیح حدیث کو بیان کر کے صورت حال واضح کر دی جائے۔

(۳) اگر یہ عمل کسی سے بکثرت صادر ہو۔ تو پھر راوی کے ضبط و حفظ میں خلل آجاتا ہے اور وہ ضعیف کی قسم میں داخل ہوتا ہے۔ اصلاً مقلوب حدیث ضعیف کی قسموں سے ہے جو کہ واضح اور معلوم ہے۔

﴿المزید في متصل الاسانید﴾

لغوی معنیٰ: اضافہ اور زیادتی

اصطلاحی معنیٰ: حدیث کی سند کے درمیان راوی کی زیادتی بیان کی جائے ایسی سند جو کہ ظاہراً متصل ہو۔

﴿المضطرب﴾

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جو ایسے مختلف الفاظ واسانید سے مروی ہو جو قوت میں مساوی اور برابر ہوں۔

﴿المصحف﴾

لغوی معنیٰ: صحیفہ میں غلطی اور خطا کرنا

اصطلاحی معنیٰ: کلمات حدیث کا لفظاً یا معناً اس طرح بدل دینا کہ جو ثقہ راویوں کے بالکل خلاف ہو۔ وہ مصحف کلاتا ہے۔

﴿الجھالۃ بالراوی﴾

لغوی معنیٰ: راوی کی عدم معرفت یا راوی کا مجہول الحال ہونا

اصطلاحی معنیٰ: راوی کی ذات یا اس کی حالت کی عدم معرفت کو جھالۃ بالراوی کہا جاتا ہے۔

﴿البدعۃ﴾

لغوی معنیٰ: نئی چیز ایجاد کرنا یا نیا کام پیدا کرنا

اصطلاحی معنیٰ: دین کامل و اکمل ہونے کے بعد اس میں نئی چیز کا اضافہ کرنا۔ یا وہ نئے خواہشات واعمال (جو دین کے حوالے سے ہو) حضور ﷺ کے بعد ایجاد کرنا۔

﴿بدعت کی اقسام﴾

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بدعت مکفرہ:

جس کا مرتکب کافر قرار دیا جاتا ہے یعنی وہ ایسا غلط عقیدہ رکھتا ہے جس سے کفر لازم آتا ہے۔

(۲) بدعت مفسقہ:

بدعت مفسقہ اس بدعت کو کہتے ہیں جس بدعت کی وجہ سے کفر تو لازم نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرتکب فاسق کہلاتا ہے۔

﴿بدعتی کی روایت کا حکم﴾

(ا) اگر اس کی روایت میں بدعت مکفرہ پائی جائے تو اسکی روایت مردود اور غیر مقبول ہے۔

(۲) اگر اس کی روایت میں بدعت مفسقہ پائی جائے تو جمہور ائمہ کے قول کے مطابق اس کی روایت مندرجہ ذیل دو شرطوں کے ساتھ قبول کی جائے گی:

- کہ وہ اپنی ایجاد کردہ بدعت کا دعوت دینے والا نہ ہو۔
- وہ ایسی روایت بیان نہ کر رہا ہو جو اس کی بدعت کو رواج دیتی ہے۔